REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ الفضل ربوہ

نمبر رجسٹریشن

فی پرچہ ایک آنہ ساڑھے پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۹ تبوک ۱۳۴۰ ہش ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ اکتوبر ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی علالت

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ پر دوبارہ دل کے عارضہ کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب ممدوح کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نئے آئین کے تحت پارلیمنٹ کو حاکمیت حاصل ہوگی

پارلیمنٹ اور سربراہ مملکت کو بعض اختیارات حاصل ہونگے لیکن ان پر بعض پابندیاں بھی عائد ہونگی

— صدر ایوب کا اعلان —

چاٹگام ۱۷ اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بتایا ہے کہ پارلیمنٹ کی حاکمیت ضروری ہے اور نئے آئین کے تحت اس حاکمیت کی ضمانت دی جائے گی۔ تاہم صدر نے بتایا سربراہ مملکت کو اس کا بھی کچھ اختیار ہونا چاہیئے کہ وہ ملک کے مفاد کے پیش نظر فوری فیصلے کر سکے۔ صدر نے مزید کہا کہ پارلیمنٹ اور سربراہ دونوں کو بعض اختیارات حاصل ہوں گے لیکن ان پر بعض پابندیاں بھی ہوں گی۔ اور انہیں متوازن رکھا جائے گا۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں یقین دلایا کہ ملک میں نظریاتی اور مذہبی تعلیم کی حوصلہ افزائی کرنے کی ہر امکانی کوشش کی جا رہی ہے۔ صدر نے کہا کہ اس مقصد کے پیش نظر تحقیقی کام کی کافی سہولتیں مہیا کر دی گئی ہیں اور کراچی ڈھاکہ اور لاہور میں تین تحقیقی مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ چاٹگام میں ایک یونیورسٹی قائم کرنے سے متعلق ایک سوال پر صدر نے کہا کہ موجودہ حکومت پہلے ہی بعض تعلیمی سکیموں پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں دو یونیورسٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ پہلے کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے ایک یونیورسٹی زرعی ہے جس نے میمن سنگھ میں کام شروع کر دیا ہے۔ دوسری یونیورسٹی انجینئرنگ کی ہو گی اور وہ ڈھاکہ میں قائم کی جائیگی۔ صدر نے کہا کہ فی الحال حکومت چاٹگام میں ایک اور یونیورسٹی قائم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی لیکن مستقبل میں اس تجویز پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کی وفات

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

کل بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء عزیز ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی والدہ صاحبہ سیدہ سکینہ بی بی صاحبہ کا جنازہ لاہور سے آیا وہ ربوہ کے مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم اور اول درجہ کے مخلص اور درویش منش بزرگ تھے۔ مرحومہ نے شروع میں ہی یعنی اپریل ۱۹۰۶ء میں وصیت کرا دی تھی۔ چنانچہ ان کی وصیت کا نمبر ۱۵۰ تھا۔ جس میں چار اصحاب شامل تھے یعنی حضرت سید فضل شاہ صاحبؓ اور ان کی اہلیہ اور حضرت شاہ صاحب کے بھائی حضرت سید ناصر شاہ صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ۔ انہوں نے وصیت کے ساتھ ہی وصیت کی رقم بھی ادا کر دی تھی۔ اور گو حضرت شاہ صاحب مرحوم بیعت میں زیادہ قدیم تھے۔ مگر خود مرحومہ کی بیعت بھی کافی پرانی تھی۔ اس لئے صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور ان کی اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ وفات کے وقت قمری حساب سے عمر غالباً قریباً ۸۵ سال تھی۔

مجھے اس وقت حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کا ایک دلچسپ اور روح پرور واقعہ یاد آ رہا ہے۔ جو انہوں نے مجھے خود بھی سنایا تھا۔ اور بعض دوسرے دوستوں سے بھی سنا گیا۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک قادیان میں تشریف رکھتے تھے اور حضور کے پاس چند خدام بیٹھے تھے جن میں شاہ صاحب مرحوم بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت فرمایا کہ مجھے اسی وقت کشفی طور پر یہ نظارہ دکھایا گیا ہے۔ کہ ان حاضر الوقت لوگوں میں سے بعض میری طرف پیٹھ دے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور یہ فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندرون خانہ تشریف لے جانے لگے۔ اس پر سید فضل شاہ صاحب مرحوم بے قرار ہو کر حضور کے پیچھے گئے اور حضور کا دامن پکڑ کر قریباً روتے ہوئے عرض کی کہ "حضرت باقیوں اوروں کے متعلق نہیں پوچھتا۔ مگر خدا کے لئے مجھے یہ بتا دیں کہ اس پیٹھ دینے والے لوگوں میں میں تو نہیں ہوں"؟ حضرت مسیح موعود مسکرائے اور فرمایا "نہیں شاہ صاحب آپ ان میں نہیں ہیں" اور یہ فرما کر اندر تشریف لے گئے۔ اللہ اللہ کیا زمانہ تھا اور یہ کس پائے کے بزرگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہوئے۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۷/۱۰/۶۱

ولادت باسعادت

(۱) یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ مورخہ ۱۷ اکتوبر کو ۴ بجے صبح اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب (ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم) کی نواسی ہے۔

(۲) مورخہ ۱۶ اکتوبر بروز دوشنبہ ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا نواسا اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھتیجا ہے۔

ادارہ الفضل ان ہر دو تقاریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچی اور بچہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور انہیں والدین خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء

مسیح موعود علیہ السلام تبلیغ اسلام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں

ہفت روزہ ایشیا مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں کسی محمد ثانی حسنی صاحب کے قلم سے "مشرقی افریقہ میں اسلام غالب آرہا ہے" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو رابطۂ اسلامی لکھنؤ سے نقل کیا گیا ہے جس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"مشرقی افریقہ میں نیروبی، دارالسلام، یوگنڈا، ٹانگانیکا، ممباسہ اور ان جیسے دوسرے علاقے مسلمان داعیوں سے مانوس ہو چکے ہیں۔ ان داعیوں نے جگہ جگہ مدرسے۔ مسجدیں اور رفاہ عام کے لئے ایسے ادارے کھول رکھے ہیں۔ جن کے ذریعہ افریقی آبادی میں اسلام پھیلانے میں بڑی مدد مل رہی ہے۔ **لیکن اس کے باوجود داعیوں کی بڑی کمی ہے کوشش بہت محدود ہیں قوت وطاقت کمزور ہے ورنہ حالات تیزی سے بدلتے نظر آتے۔** اس لئے کہ افریقہ کی سرزمین اسلامی تعلیمات کے بیج بونے کے لئے بہت زیادہ موزوں ہے۔ تبلیغی جماعتوں نے بھی ان علاقوں میں قابل قدر کام کیا ہے۔ اور کر رہی ہیں۔ اُدھر مصر کے جامع ازہر نے اپنا رُخ ادھر کر دیا ہے۔ اس کے مبلغین ان علاقوں میں پہنچنے لگے ہیں۔ خود مقامی باشندوں میں ایسے جوشیلے اور صاحب عزم نومسلم پیدا ہو چکے ہیں جو اپنا مشن بنا کر یہ کام کر رہے ہیں۔ جن کے ایمان ویقین اور جدوجہد سے علاقے کے علاقے اسلام قبول کرتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ قادیانیت نے کئی جگہ اپنے اڈے بنائے ہیں۔ ٹانگانیکا پر ان کی اب تک خاص نظر ہے اور اس مقام کے ایک بااثر افریقی مسلمان کو قادیانی بھی بنا لیا گیا ہے۔ اور یہ صاحب دارالسلام کے میئر بھی ہیں۔" (ایشیا لاہور مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

اگر یہ باتیں درست ہیں جو جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسری مسلم جماعتوں یا افراد کی تبلیغ اسلام کے متعلق کہی گئی ہیں۔ تو اس سے ہم سے زیادہ کسی کو خوشی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا ادعا یہی ہے۔ کہ اس نے دنیا میں اسلام کا جھنڈا کھڑا کرنا ہے۔ اور نہ صرف وہ خود میدان عمل میں آکر اپنا کام سرانجام دے رہی ہے۔ بلکہ اس کو اس بات کی بھی بڑی خوشی ہے کہ دوسرے مسلمان بھی اپنے اس فریضہ کی طرف متوجہ ہوں۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگرچہ اس مضمون میں دعوے کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ بھی مسلمان افریقہ میں تبلیغ واشاعت کا کام کر رہے ہیں۔ مگر صاحب مضمون نے سوائے جماعت احمدیہ کے کسی دوسری جماعت یا فرد کے حقیقی کام کی کوئی ٹھوس مثال پیش نہیں کی۔ البتہ ایشیا کے اسی صفحہ پر ایک حکایت اس طرح درج ہے۔

"ایک دن میں ۔۴ ہزار آدمیوں کا قبول اسلام ٹانگانیکا کے صوبہ بُڈوہ کے ایک مقام دوتارہ میں ایک افریقی عیسائی سلطان نے اپنے پادری کے پاس گوشت کا ہدیہ بھیجا۔ گورے پادری نے اس کالے افریقی کا گوشت خادم کے ذریعہ پھنکوا دیا۔ اور حکم دیا کہ مسلمان قصابوں کے یہاں سے دوسرا گوشت خرید لائے جب اس مسیحی سلطان کو خبر لگی تو اپنے پادری کے پاس جا کر احتجاج کیا پادری نے حقارت کے لہجہ میں کہا کہ میں تم کو غفران سے محروم قرار دے دوں گا۔ اور یسوع مسیح تمہاری مغفرت نہیں کریں گے۔ وہ مسیحی سلطان مسلمان علماء کے پاس گیا اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں سوال وجواب کرنے کے بعد اپنے اسلام کا فوراً اعلان کر دیا۔ اس دن اس ایک افریقی سردار کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے ۔۴ ہزار افریقی اسلام میں داخل ہو گئے۔" (البلاغ بمبئی)

اس حکایت کو پڑھ کر انسان افسانوی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ خدا جانے البلاغ بمبئی نے یہ خبر کہاں سے لی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ خدا کرے یہ واقعہ درست ہو۔ مگر چونکہ اخبار نے اپنے منبع کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ اس لئے یہ خبر شک وشبہ سے خالی نہیں کہی جا سکتی۔

ایک بات اور قابل ذکر ہے کہ اس مضمون میں اگرچہ جماعت احمدیہ کے کام کی ٹھوس مثالیں دی گئی ہیں۔ تاہم جماعت کی مساعی کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ یہ جماعت اسلام کی موید نہیں۔ یہ ذہنیت کم سے کم بیرونی ملکوں کے متعلق نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ اس لئے کہ عیسائیت یا کفر کے مقابلہ میں تمام کلمہ گو فرقوں کو متحدہ محاذ بنانا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ صرف اسی اسلام کو دنیا میں بلند کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کی فلاح کے لئے پیش کیا ہے۔ اور جماعت اسی قرآن کریم کی تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جو آپ پر نازل ہوا۔ اور اسی اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں ترویج چاہتی ہے جو سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عملاً کر کے دکھایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں اور وہی مہدی مسعود ہوں جس کی آمد کی خبر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں میں دی گئی ہے۔ کوئی آپ کو وہی آنے والا مانے یا نہ مانے لیکن جن لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کو مان لیا ہے ان پر کوئی شرعی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا خاصکر جبکہ آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ آپ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور آپ کی آوردہ تعلیمات کو بلا کم وکاست دنیا میں پھیلانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے ماننے والوں نے اسلام اور صرف اسلام کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ وہی اسلام جو آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے۔ آپ تمام دنیا کو وہی کلمہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے جو کلمہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا۔

ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں صرف تبلیغ اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ آپ نے اسلام کی تعلیمات میں ذرا سا تغیر بھی روا نہیں رکھا۔ البتہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں مسلمانوں کے سامنے نعایت کا ایک نمونہ پیش کیا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے سرمو انحراف نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ آپ کی پیروی میں ان تمام صحابہ کرام رض مجددین اور صلحائے اسلام کی دل سے توقیر کرتی ہے۔ جنہوں نے اپنے علم اور عمل سے اسلام کی خدمات اپنے اپنے وقت میں سرانجام دی ہیں۔

جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے از سر نو فعالیت کو اپنا شعار بنایا ہے اور دوسری مسلمان جماعتوں یا افراد کے مقابلہ میں عملی کام کر کے دکھایا ہے۔ اس نے نہ صرف مشرقی اور مغربی افریقہ میں ہی تنظیم اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ بلکہ یورپ اور امریکہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں اسلام کا پیغام انہی کی زبان میں پہنچایا ہے۔ یہاں تک کہ افریقی مشہور زبانوں میں بھی تراجم قرآن کریم کئے ہیں اور مساجد اور اسلامی تعلیم گاہیں بنائی ہیں۔

جماعت احمدیہ یہ کام کسی تعریف اور تحسین یا کسی دنیوی اجر کے حصول کے لئے نہیں کر رہی۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ اگر دوسرے مسلمان بھی اللہ تعالےٰ کا یہ کام کریں تو ہم سے بڑھ کر کسی کو خوشی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع ہی سے تمام مسلمان اہل علم حضرات کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی نہایت زوردار اپیلیں کیں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض لوگوں نے آپ کی آواز پر کان دھرنے کی بجائے محض نظری مسائل کو لے کر آپ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور نہ صرف یہ کہ خود کوئی کام تبلیغ اسلام کے متعلق نہ کیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کا وقت بھی بیجا بحثوں اور تنازعات میں ضائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے عقائد وہی ہیں جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہیں۔ ان میں ہم سرمو فرق کرنا بڑی بدبختی سمجھتے ہیں۔

ہمارا ان باتوں کو یہاں بیان کرنا صرف اس خیال سے ہے کہ جو لوگ اسلام کی تبلیغ کا جذبہ رکھتے ہیں۔ انہیں اپنا وقت اسی نیک کام میں صرف کرنا چاہیئے۔ اور جو عقائد ان کے نزدیک صحیح ہیں وہی رکھیں اور انہی کی تبلیغ کریں آخر وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کی تبلیغ کریں گے۔ ہمیں نہ صرف یہ کہ اس پر اعتراض نہیں بلکہ خوشی ہے کہ یہ پاک کلمہ ان کے ذریعہ کفار اور مشرکوں کے کانوں میں پہنچے گا۔ افریقہ ہو یا دوسرے غیر مسلم ممالک اگر وہ تبلیغ واشاعت کا کام کریں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن ہم ان سے زوردار اپیل کرتے ہیں کہ کم از کم غیروں کے سامنے تو فروعی مسائل اور فرقوں کے باہمی اختلافات کو اس طرح نہ آنے دیں کہ وہ لوگ اسلام کے نام سے ہی بیزار ہو جائیں۔ اصل چیز تبلیغ ہے۔ تبلیغی کاموں میں عقائدی اختلافات کو ابھارنا اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا ہے۔

خدام الاحمدیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع

ہر مجلس کی نمائندگی اجتماع میں ضروری ہے

— از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

انشاءاللہ العزیز ہمارا سالانہ اجتماع ۲۰ اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں جملہ مجالس کے قائدین سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس اجتماع میں خود ذاتی طور پر شامل ہونے کی پوری کوشش کریں گے اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس موقعہ پر شامل ہونے کی تاکید کریں گے جو مجالس زیادہ سے زیادہ خدام بھجوانے کی استطاعت نہیں رکھتیں وہ بھی کم از کم ہر بیس خدام پر ایک نمائندہ بھجوانے کا انتظام ضرور کریں۔ تاکہ ہم سب اپنے مرکز میں جمع ہو کر ایک دفعہ پھر اپنی روحانیت کو صیقل کر سکیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ایک سالانہ اجتماع سے خطاب

اپنے اندر سچا ایمان، پیہم عمل اور راستبازی کی عادت پیدا کرو

جس طرح مذہب اور کفر جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح مذہب اور جھوٹ بھی کبھی جمع نہیں ہو سکتے

(فرمودہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو تین بجے بعد دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی اب حضور کی یہ غیر مطبوعہ تقریر برائے افادہ احباب کے لئے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

دنیا میں

جب بھی کوئی اجتماع ہوتا ہے

تو ہمیشہ اسے ایک مناسب صورت دی جاتی ہے اور اسلام نے بھی اس کو ملحوظ رکھا ہے مثلاً ہمارا روزانہ کا اجتماع نماز ہے۔ نماز کو ہمارے خدا نے شروع سے ہی ایک ایسی شکل دی ہے جو سارے مسلمانوں میں یکساں نظر آتی ہے یعنی سب مسلمانوں کا ایک طرف منہ کرنا۔ پھر ایک خاص وقت میں خاص قسم کی حرکات کرنا۔ یعنی نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اوپر اٹھانا پھر سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ منہ قبلہ رخ کرنا۔ رکوع کرتے وقت سب کا گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ سجدہ میں منہ اور ناک زمین پر لگانا۔ اور اسی طرح کی اور مختلف حرکات کرنا اور ان سب باتوں کا ایک ہی وقت میں تمام کے تمام مسلمانوں میں جاری ہونا۔ اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وحدت کامل وحدت صوری کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ خدام میں وہ وحدت صوری پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ کچھ خدام تو ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ اور کچھ ہاتھ لٹکائے کھڑے ہیں۔ کچھ خدام ایک طرف دیکھ رہے ہیں تو کچھ دوسری طرف دیکھ رہے ہیں۔ گویا اس تھوڑے سے وقت میں بھی خدام اس تنظیم کو جو درحقیقت اسلام نے ہی قائم کی ہے لیکن مسلمانوں نے اسے بھلا دیا ہے۔ قائم نہیں رکھ سکے۔

دوسرے صفیں ٹیڑھی ہیں۔ کوئی خادم آگے کھڑا ہے تو کوئی پیچھے کھڑا ہے۔ بیشک خیمے لگے ہوتے ہیں اور خدام ان کے آگے کھڑے ہیں لیکن جہاں خیمے ترتیب کے ساتھ ایک لائن میں لگاتے گئے ہیں وہاں چاہیئے تھا کہ صفیں بھی ترتیب کے ساتھ لگائی جاتیں پس میری

پہلی ہدایت تو یہ ہے

کہ آئندہ اگر خیمے لگائے جائیں تو وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک ہی لائن اور ایک ہی صف میں ہوں۔ دوسرے چونکہ خدام نے ایک خاص وقت میں صف میں کھڑا ہونا ہوتا ہے اس لئے خیموں کے آگے ایک لائن لگا دی جائے جس پر تمام خدام ایڑھیاں رکھ کر کھڑے ہوں۔ صف بندی ہمیشہ ایڑیوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ انگلیوں کے ساتھ نہیں ہوتی۔ اگر صف بندی انگلیوں کے لحاظ سے کی جائے گی تو کسی کا پاؤں چھوٹا ہوتا ہے۔ اور کسی کا بڑا۔ اس لئے کسی کا پاؤں آگے ہو جائے گا۔ اور کسی کا پیچھے۔ پس صرف ایڑی ہی ایسی چیز ہے جس پر صف بندی کی بنیاد رکھی جاتی ہے اس لئے آئندہ کے لئے یہ بات نوٹ کر لی جائے کہ ہر خیمہ کے آگے ایک لائن کھینچ دی جایا کرے۔ تا اس پر خدام سیدھی ایڑیاں رکھ کر کھڑے ہو جایا کریں۔ اس کے علاوہ

صف بندی کی خاص طور پر مشق

کرائی چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز میں جس کی صف سیدھی نہیں۔ اس کا دل ٹیڑھا ہے۔ ہمیں جب عید کے موقعہ پر یا کسی جنازہ کے لئے کھلے میدان میں صفیں بندھوانی پڑتی ہیں۔ تو باوجود پوری کوشش کے وہ ہمیشہ خراب رہتی ہیں۔ کیونکہ مسجدوں میں دیواروں اور صفوں کی وجہ سے صفیں سیدھی باندھی جا سکتی ہیں لیکن کھلے میدانوں میں ایسا مشکل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جوانی میں صف سیدھی رکھنے کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔ پس خدام کو ہدایت دینی چاہیئے کہ وہ صف بندی کی مشق کریں اور پھر اپنی اپنی جگہوں پر جا کر باقی خدام کو صف بندی کی مشق کرائیں۔ فوجیوں کو دیکھ لو۔ ان کی صفیں ہمیشہ سیدھی ہوتی ہیں۔ ہمارے لوگ صف سیدھی کرنے کے لئے نیچے جھک کر دیکھتے ہیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے۔ فوجیوں میں صف سیدھی کرنے کا یہ طریق ہے کہ وہ سیدھے چھاتی نکال کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کندھے کے ساتھ کندھا ملا لیتے ہیں۔ پھر آنکھ کو دائیں پھیر کر دیکھتے ہیں کہ کہیں صف ٹیڑھی تو نہیں۔ اگر صف ٹیڑھی معلوم ہو تو وہ فوراً سیدھی کر لیتے ہیں۔ پس جہاں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مختلف قسم کی مشقیں کرائی جائیں وہاں خدام کو

صف بندی کی بھی عادت ڈالی جائے

اور یہ کام اسی اجلاس سے شروع کر دینا چاہیئے۔ قائد اور زعماء جو یہاں موجود ہیں۔ انہیں صف بندی کے اصول بتائے جائیں۔ جب آخری دن آئے گا یعنی پرسوں صبح تو کوئی وقت نکال کر میں آپ کو اکٹھا کروں گا اور کھڑا کر کے دیکھوں گا کہ آیا آپ صحیح طور پر اپنی صفیں سیدھی کر سکتے ہیں۔ اور آیا قائدین اور زعماء کو وہ طریق یاد ہو گیا ہے جسے ملحوظ رکھ کر خدام کو صفیں سیدھی رکھنے کی مشق کرائی جائے گی۔

تیسری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب ایسے کام کئے جائیں تو

صحیح طریق یہ ہوتا ہے

کہ خدام سیدھے کھڑے ہو جائیں اور اپنی نظریں سامنے رکھیں۔ اور خواہ کتنی ہی اہم بات کیوں پیدا نہ ہو وہ اپنی نظریں سامنے سے نہ ہٹائیں۔ یہ چیز بھی اسلام میں جاری کی گئی ہے۔ نماز میں یہ حکم ہے کہ نمازی اپنی نظر اپنی سجدہ گاہ پر رکھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز میں جو شخص دائیں یا بائیں دیکھتا ہے یا اس کی نظر نیچے اور اوپر پھرتی ہے۔ قریب ہے کہ خدا تعالےٰ اس کی بینائی کو اچک لے۔ اب دیکھ لو۔ یہ کتنی خطرناک وعید ہے کہ خدا تعالےٰ ایسا کرنے والے کو اندھا کر دے گا۔ غرض وہ سارے احکام جو ابتنظیم کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اسلام میں پہلے سے موجود ہیں۔ ہمیں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ صرف نماز میں ہی نہیں بلکہ تنظیم کے جو مواقع بھی پیش آئیں۔ ان میں ہمیں انہی اصولوں پر کاربند رہنا چاہیئے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تمام خدام جو کھڑے ہیں ان میں سے کچھ دائیں طرف دیکھ رہے ہیں تو کچھ بائیں۔ کچھ اوپر دیکھ رہے ہیں اور کچھ نیچے حالانکہ اسلامی اصول کے مطابق چاہیئے تھا کہ آپ سب سامنے دیکھتے میرا خطیب ہونے کے لحاظ سے یہ کام ہے کہ چاروں طرف دیکھوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت جب میں سامنے دیکھنے کی نصیحت کر رہا ہوں اس وقت بھی خدام دائیں اور بائیں اور اوپر اور نیچے دیکھ رہے ہیں۔ انسان کو کم از کم نصیحت کے وقت تو اس پر عمل کر لینا چاہیئے۔ بدقسمت ہے وہ شخص جو تنظیم کے وقت اپنا کام بھول جاتا ہے۔ لیکن کم از کم وہ کمزوری جو ناقابل معافی ہے۔ اور حیرت انگیز ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان اسی وقت جبکہ نصیحت ہو رہی ہو۔ اس کی خلاف ورزی کرے۔

اس کے بعد میں

آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں

اخبارات پڑھنے والے جانتے ہیں اور جن جماعتوں میں میں گیا ہوں وہ بھی جانتی ہیں کہ میں اڑھائی ماہ سے شدید کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اور میرا گلا بیٹھا ہوا ہے۔ یہاں آکر کچھ آرام آ گیا تھا لیکن خطبہ سے دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں گرد اڑتی ہے اور گرد کھانسی کے لئے مہلک ہوتی ہے اس لئے باوجود اس خواہش کے کہ میں اکثر وقت یہاں گزاروں میں ایسا نہیں کر سکوں گا۔ نائب صدر میری جگہ پر کام کریں گے سوائے ان وقتوں کے جن میں میں یہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کروں یا میری صحت مجھے ٹھہرنے کی اجازت دے۔ اس لئے میں خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جب وہ کوئی اور کام نہ کر رہے ہوں اور وہ مجھے یہاں آتا دیکھیں تو وہ اپنی آنکھیں اسی طرح بند کر لیں کہ

گویا انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں اگر وہ مجھے دیکھ کر میری طرف بھاگیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گرد اڑے گی اور میں بیمار ہو جاؤں گا اور آئندہ اجتماع میں شریک نہ ہو سکوں گا۔ سوائے وہ تین اشخاص کے جو میرے ساتھ آنے اور جانے کے لئے مقرر ہیں۔ دوسرے خدام کو میرے ساتھ نہیں چلنا چاہئیے بلکہ اگر مخصوص عملہ کے سوا کوئی اور شخص میرے ساتھ آ رہا ہو تو انہیں چاہئیے کہ وہ اسے الگ کر کے سمجھا دیں کہ اس کا اس طرح میرے ساتھ جانا منع ہے۔ اور پرائیویٹ سیکرٹری کو چاہئیے کہ وہ میرے ساتھ آنے والے مخصوص عملہ پر مخصوص بیج لگا دیں تاکہ ان کے علاوہ اگر کوئی اور شخص میرے ساتھ آ رہا ہو تو کارکن اس کو ہٹا سکیں۔

اس کے بعد میں خدام الاحمدیہ کو

ان کے ان مستقل فرائض

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اسلام کی ابتداء سے ان پر عائد ہوتے ہیں بلکہ دنیا کی پیدائش سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ لیکن مختلف وقتوں میں لوگ انہیں بھول جاتے رہے ہیں۔ اور انہیں یاد کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ نمازوں کے طریق بدلتے رہے ہیں۔ اعمال کی تفصیلات بدلتی رہتی ہیں۔ روزوں کے طریق بدلتے رہے ہیں۔ حج کی جگہیں بھی بدلتی رہی ہیں۔ حج کی کیفیتیں بھی بدلتی رہی ہیں۔ زکوٰۃ کے طریق بھی بدلتے رہے ہیں۔ اور زکوٰۃ کے نصاب بھی بدلتے رہے ہیں لیکن بعض ایمانی اعتقادی اور عملی اصول ایسے ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک ایک ہی رہے ہیں اور قیامت تک ایک رہیں گے نہ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے خلاف کیا۔ نہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے سوا کوئی اور تعلیم دی۔ نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے انحراف کیا۔ نہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے ان سے الگ ہو کر تعلیم دی اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے جداگانہ تعلیم دی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر قیامت تک وہ اصول ایک ہی رہے ہیں ایک ہی ہیں اور ایک ہی رہیں گے لیکن بعض زمانے ایسے آتے ہیں جب لوگ ان اصولوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور بعض زمانے ایسے آتے ہیں جب مومنوں کو بڑے تعہد اور سختی کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان اصول میں سے

پہلی چیز ایمان ہے

ایمان کی اصلاحی تشریح تو یہ ہے کہ انسان اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ کے نادیدہ پر جس کو عربی میں کلمہ کہتے ہیں۔ یقین اور ایمان رکھے لیکن دیکھو جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان کیا چیز ہے یا اسلام کیا چیز ہے تو ہم کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور چیز ہے اور کلمہ شہادت اور چیز ہے۔ ایمان درحقیقت وہ قوت محرکہ ہے جو صداقتوں کو ماننے اور صداقتوں کو دنیا میں پھیلانے کے پیچھے عمل کر رہی ہوتی ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ وہ کلمہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور پھر اس کے بعد کے لوگوں میں قوت محرکہ کے طور پر رہا ہے یعنی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں موجود تھے۔ اس وقت بھی یہ کلمہ قوت محرکہ کے طور پر تھا اور آپ کے بعد کے زمانہ میں بھی یہی کلمہ قوت متحرکہ کے طور پر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں کوئی کلمہ نہیں تھا بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں تا وہ اپنی قوم کی اصلاح کریں اور ان کے اعمال درست کریں۔ اسی کو قوت محرکہ قرار دیا گیا تھا اس سے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اور ان کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنا قوت محرکہ قرار دیا گیا تھا۔ گویا اسلام سب جگہوں پر موجود تھا۔ لیکن اس کی شکلیں بدل گئی تھیں اسی طرح ایمان ہر جگہ تھا۔ لیکن قوت محرکہ بدلتی رہتی تھی۔

ایمان صرف کلمہ کا نام نہیں

بلکہ ایمان نام ہے اس یقین اور اس اعتماد کا جو صداقت اور اصول صداقت پر ہو جو انسانی اعمال اور زندگی کو اس کے تابع کر دے۔ بے شک کسی وقت اس کا جزو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا تھا کسی وقت اس کا جزو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا تھا۔ کسی وقت اس کا جزو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لانا تھا۔ لیکن اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی لائی ہوئی تعلیمات پر ایمان لانا اس کا جزو ہے۔ پس پہلی چیز جس سے کوئی قوم بنتی ہے وہ ایمان ہے۔

یہ تو مذہبی چیز ہے۔ لیکن جب ہم قوموں کی طرف جاتے ہیں تو ان کے اندر ایمان ایک الگ رنگ میں ہوتا ہے جسے نیشنل سپرٹ یا

قومی روح کہا جاتا ہے

گویا قومی روح سیاسی ایمان ہے۔ ایک انگریز کا ایمان یہ ہے کہ حکومت کو جو شکل بنتی ہے اس کی حفاظت اور قیام کے لئے وہ ہمیشہ فعال رہے گا۔ ایک امریکن کا ایمان یہ ہے کہ امریکہ اور اس کے ماتحت علاقوں کو جو شکل حاصل ہے اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہے گا۔ یہ سیاسی ایمان بھی اسی طرح کا ہے جس طرح کا مذہبی ایمان ہے کہ مذہب کی تمام صداقتوں پر ایمان لایا جائے اور اس کے جو اصول ہیں ان کی حفاظت اور اشاعت کے لئے اپنی ساری زندگی لگا دی جائے۔ اور جس وقت کوئی شخص یہ پختہ عہد کر لیتا ہے کہ میں ان صداقتوں اور ان اصولوں پر قائم رہوں گا اور دوسروں کو بھی ان کی طرف لاؤں گا تو اسے ایمان کہتے ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

اسلام کا دوبارہ احیاء کیا گیا ہے

یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ اسلام زندہ ہی ہے۔ لیکن موجودہ لوگوں کا یقین اور اعتماد جو بیکار ہو چکا تھا۔ اور خدا اور اس کا رسول اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے دوبارہ زندہ کرنے کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے پس احمدیت میں داخل ہونے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جس اصول صداقت کو اسلام نے پیش کیا ہے یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ اس کو وہ صحیح سمجھتا ہو۔ اس کے اندر یہ یقین پایا جاتا ہو کہ وہ عقیدہ جس پر اسے قائم کیا گیا ہے وہ لفظاً لفظاً اپنے تمام اجزاء سمیت اور اپنے مجموعی معانی کے مطابق بالکل صحیح اور درست ہے اور یہ ضروری چیز ہے کہ وہ اسے دل میں قائم رکھے اور اسے دنیا میں پھیلائے یہ اس زمانہ کا اسی طرح کا ایمان ہے جس طرح یہ اس زمانہ کا ایمان تھا جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں ظاہر ہوئے تھے۔ (باقی)

گھٹیالیاں کالج کیلئے اشتمال اراضی کا کام جاری ہے

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۱۴ ایکڑ اراضی مخصوص کی جا چکی ہے۔ یہ زمین اب تک مختلف مقامات پر تھی لیکن اب اس کی Consolidation کا کام شروع ہے۔ پیمائش جاری ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد اشتمال کا کام مکمل ہو جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اس کام کو تکمیل تک پہنچا دے اور اس زمین کا حصول ہمارے لئے بابرکت کرے۔ آمین

اشتمال ہو جانے کے بعد انشاء اللہ العزیز کالج کے لئے گراؤنڈز، سٹاف کوارٹرز اور طلباء کے لئے مستقل ہوسٹل کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(عبدالسلام اختر ایم۔اے پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

عہدیداران جماعت احمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "ایک ضروری پیغام" نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع کیا گیا ہے جسے نظارت ضلعی یا ڈویژنل امراء کو بھجوا رہی ہے امراء صاحبان حضور کا یہ پیغام تمام جماعتوں میں پہنچانے کا انتظام فرما دیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ہدایت فرمائیں۔ اس بات کی تسلی کر لی جائے کہ یہ پیغام ہر خواندہ احمدی نے پڑھ لیا ہے اور دوسروں نے سن لیا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر مشاعرہ

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر ایک غیر طرحی مشاعرہ بھی منعقد کیا جا رہا ہے جو ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ شام کو چار بجے ہال دفتر لجنہ مرکزیہ میں ہوگا۔ جو بہنیں اور لڑکیاں اس میں حصہ لینا چاہتی ہیں وہ اپنی نظموں اور غزلوں کی نقل ۲۰ اکتوبر کی شام تک مجھے بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ فضل کریم صاحب دہرہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں قارئین کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نفیسہ طلعت۔ محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

ہالینڈ کی واحد مسجد ـــــ ہیگ شہر کے مرکز میں

ہالینڈ کے اخبارات میں شائع شدہ ایک مضمون

ـــ مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ ـــ

نوٹ :- حال ہی میں ایک مضمون ہالینڈ کے پانچ روزناموں میں تصاویر اور جلی عنوانات کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :- (صلاح الدین خان مبلغ ہالینڈ)

یورپ کے عیسائی مشنری تو کئی صدیوں سے تمام دنیا میں عیسائیت پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد سے خصوصاً مشرق کے مسلمان مشنری بھی یورپ میں قدم جما رہے ہیں۔ وہ اسلام کی اشاعت کرتے ہیں اور اپنی تبلیغی مساعی میں سرگرم عمل ہیں۔ یورپ کے متعدد ممالک میں انہوں نے مساجد تعمیر کی ہیں۔ ایک مسجد انہوں نے ہالینڈ میں بھی تعمیر کی ہے۔ یہ واحد ڈچ مسجد ہیگ میں ہے جو ہمارے ملک کے مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے۔ جہاں سے وہ اپنے عقائد . . . . کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہاں سے سارے ملک میں چھوٹی اور بڑی مختلف کتابیں تقسیم کی جاتی ہیں تقادیر کی جاتی ہیں اور قرآن پر بہت توجہ دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی اس مقدس کتاب کے ڈچ ترجمہ کی کچھ ہزار جلدیں ہالینڈ کے لوگوں کے ہاتھوں میں جا چکی ہیں۔ علاوہ ازیں انگریزی اور جرمن تراجم بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔ تبلیغ اسلام کا یہ سارا کام جماعت احمدیہ کے ذریعہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ جس کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی۔ مسلمانوں میں یہی ایک جماعت ہے جو تبلیغ اسلام کے فرض کو نبھا رہی ہے اور مسلمانوں میں تجدید دین اور اسلامی شریعت کو قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ، پاکستان میں ہے جہاں سے ایشیا کے مختلف ممالک یورپ، افریقہ اور امریکہ میں مبلغین بھیجے جاتے ہیں۔ یہ مبلغین عملی میدان میں قدم رکھنے سے پہلے چار پانچ سال کی ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں چودہ سال سے اسلامی مشنری کام کر رہے ہیں۔ ان کے مشن نے یہاں ۲ر جولائی ۱۹۴۷ء سے کام شروع کیا تھا اور دسمبر ۱۹۵۵ء میں ہیگ میں مسجد کا افتتاح ہوا۔ ہالینڈ میں احمدیہ جماعت کے لیڈر اور مسجد کے امام مسٹر کیو یو حافظ ہیں جو یہاں ۱۹۴۷ء سے (سوائے چار سال کے وقفہ کے) کام کر رہے ہیں۔

خالص قرآنی تعلیم کو عملی جامہ پہنانا

ہمارے ملک میں لمبے قیام کی بدولت مسٹر حافظ ڈچ بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ حافظ ان کا اصل نام نہیں ہے۔ ان کا اصل نام ڈچ لوگوں کے لئے ادا کرنا کچھ مشکل سا ہے۔ حافظ ایک لقب ہے جو قرآن کو زبانی یاد کرنے والے افراد کو ان کی عزت افزائی کے لئے دیا جاتا ہے۔

یہ مسجد خالصتاً احمدی جماعت کی مستورات کے چندوں سے بنی ہے۔ یہاں ہر جمعہ کے دن دوپہر ڈھلنے پر نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے اور اس کے قریب ہی ایک کمرہ میں بیٹھ کر باہم تبادلہ خیالات کیا جاتا ہے۔

جب کوئی مہمان ملاقات کے لئے آتا ہے تو اسے نہایت خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ پھر امام صاحب اسے اپنے مشن کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں ان کے نائب مسٹر صلاح الدین مشنری کام میں مدد کے لئے حال ہی میں پاکستان سے آئے ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اسلام میں احمدیت ہی وہ واحد تحریک ہے۔ جو مشنری کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ اسی طرح حضرت احمد کی قائم کی ہوئی یہ تحریک قرآن کی خالص تعلیم کو عملی جامہ میں دیکھنا چاہتی ہے۔ یہ مسلمان اپنے عقیدہ کی تبلیغ تلوار کے ذریعے نہیں کرتے بلکہ وہ اپنی مقدس کتاب کے اس حکم پر بڑی مضبوطی سے کاربند ہیں کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ مسٹر حافظ اس امر کو یوں بیان کرتے ہیں۔

ہماری تحریک کی کوشش یہ ہے کہ دنیا میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو۔ عیسائیوں سے بھی ہمارے تعلقات برادرانہ ہیں۔ ہم دنیا میں امن اور رواداری کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام اپنے پیروؤں کو دوسرے مذاہب کی تضحیک سے روکتا ہے اور مسلمانوں کو غیر مذاہب کی خوبیوں کا احترام کرنا سکھاتا ہے۔

تلوار کے ساتھ

ان مبلغین کا اولین مقصد لوگوں کو مسلمان بنانا ہی نہیں بلکہ اسلام کے متعلق پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا بھی ہے "ہم چاہتے ہیں کہ اسلام کو بہتر طور پر سمجھا جائے۔ کیونکہ درسی کتابیں خصوصاً اسلام کی صحیح تصویر کو پیش نہیں کرتیں۔ ہمارے دلوں میں عیسائیت کا پورا احترام ہے۔ ہم حضرت عیسےٰ کو خدا کا ایک برگزیدہ نبی تسلیم کرتے ہیں قرآن میں قریباً تمام اسرائیلی نبیوں کا تذکرہ موجود ہے :

احمدیہ تحریک خالصتاً ایک مذہبی تحریک ہے اور وہ سیاسیات میں نہیں۔ الحجتی لفظ "اسلام" کے معنی پر زور دیتی ہے جس کے معنی ہیں امن و آشتی قائم کرنا مسلمان وہ شخص ہے جو خدا سے اور بنی انسان سے امن کے تعلقات قائم کرتا ہے۔ خدا کے ساتھ امن رکھنے کے معنی ہیں "اس کی مرضی کے آگے کامل طور پر جھک جانا جو کہ ہر قسم کی پاکیزگی اور نیکی کا منبع ہے"۔ بنی نوع انسان سے امن قائم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دوسروں سے نیکی اور بھلائی کی جائے۔

اس تحریک کے پیرو اس خیال کو غلط سمجھتے ہیں کہ (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پیروی صرف مشرقی لوگوں ہی کا حق ہے۔ ان کے نزدیک اسلامی تعلیم ایک عالمگیر تعلیم ہے اور مغرب کے لوگوں کے لئے بھی یکساں اہمیت رکھتی ہے۔ یہ مشنری یورپ اور امریکہ میں سرگرم عمل ہیں۔ اس تحریک میں شامل ہونے والوں کو اپنے مشاغل کی سرانجام دہی کی راہ میں ہر قسم کی تکلیف گوارا ہے۔ بہت سے ممالک میں انہوں نے مساجد تعمیر کی ہیں۔ یورپ میں ان کے مندرجہ ذیل مراکز ہیں۔ ہمبرگ، فرینکفورٹ، لندن، زیورچ میں بھی ایک مسجد تعمیر کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اسی طرح کوپن ہیگن میں بھی ایک مسجد بنانے کی تجویز ہے۔ امریکہ میں بارہ مراکز ہیں افریقہ کے مغربی اور مشرقی ساحلوں پر مشنری کام نہایت زوروں پر ہے۔ جہاں بہت سے افریقی اسلام قبول کر رہے ہیں

مختلف ردعمل

اسلامی مبلغین کی کاوشوں کا ردعمل یہاں مختلف ہے۔ چودہ سال قبل جب مسٹر حافظ ہالینڈ پہنچے تھے تو ایک Calvinist (ایک کٹر عیسائی فرقہ) کے اخبار نے پوچھا۔

"کیا سرزمین نیدرلینڈ پر اب ہلال طلوع ہوگا؟" "ہم مسٹر حافظ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان کی آمد پر ہم بالکل خوش نہیں"۔ سرد مہری سے استقبال کئے جانے والے مسلمان نے بڑی محبت کے ساتھ جواب دیا۔ "ہم تو باہم رواداری اور اخوت کی تبلیغ کرتے ہیں"۔ Calvinist کے لب و لہجہ سے بظاہر مسٹر حافظ نے ہمت نہ ہاری مسٹر حافظ نے کہا "میں یہاں کام کرنا پسند کرتا ہوں اور میں یہاں اپنے ملک سے بھی زیادہ مانوسیت محسوس کرتا ہوں"۔ انہوں نے عیسائی مشنریوں سے جن میں کچھ پادری بھی ہیں۔ خوشگوار تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ وہ رومن کیتھولکس سے بہت ہمدردی رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ مذہب کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا جانتے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ اسلام کے متعلق پروٹسٹنٹس کے مقابلہ میں کیتھولکس میں زیادہ دلچسپی پائی جاتی ہے۔ ڈچ نومسلموں میں سے زیادہ تر پہلے رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ نیدرلینڈ میں تقریباً ایک ہزار مسلمان ہیں۔ جن میں طلباء بھی ہیں۔ انڈونیشیا اور ڈچ گی آنا کے مسلمان بھی ہیں اور مسلمان ممالک کے سفارت خانوں کے کارکنان بھی شامل ہیں۔ بہت سے ڈچ نومسلموں کا پہلے افریقہ سے یا مشرق سے کوئی نہ کوئی تعلق رہا ہے۔

تجربات

ایک ڈچ نومسلم کو جو پہلے رومن کیتھولک تھا اپنے تجربات کے متعلق کچھ بتانے کے لئے کہا گیا۔ تو وہ کہنے لگے۔ "ایک نوجوان کی حیثیت سے میں زیادہ دیر رومن کیتھولک عقیدہ پر ایمان نہ رکھ سکا۔ اسلام سے متعلق ایک کتاب میرے ہاتھ لگی اور میں نے مسٹر حافظ سے راہ و رسم پیدا کی۔ یہ گفتگو آسان نہ تھی کیونکہ جو کچھ آپ کو گھر سے ملا ہے اس سے آپ آسانی سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ مسلمان ہو کر آپ کو (باقی صفحہ پر)

صدر انجمن احمدیہ کے اعلانات

اسلام تربیت اولاد پر زور دیتا ہے

قرآن کریم میں ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا کہ اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اس آیت میں جہاں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہاں اولاد کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

واضح ہو کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ بڑے ہو کر اولاد کی خود بخود اصلاح ہو جائے گی یہ نظریہ درست نہیں ہے۔ اسلامی نظریہ یہ ہے کہ بچپن ہی سے بچوں کو نیک تعلیم دینی ضروری ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب بچہ چھ سات سال کی عمر کو پہنچے تو اس کو نماز کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اگر دس سال کی عمر کا ہو کر نماز نہ پڑھے تو سختی کر کے پڑھانے کی اجازت ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے پتہ لگتا ہے کہ باوجودیکہ آپ نہایت درجہ رحیم و کریم تھے مگر تربیت اولاد میں فرماتے ہیں کہ دس سال کا بچہ نماز نہ پڑھے تو اس پر سختی کر کے بھی نماز پڑھوائی جائے۔ اس سے ثابت ہے کہ دینی باتیں ابتداء میں ہی سکھائی جائیں تو تب اصلاح ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم سورہ مریم ع ۴ میں بعض مقدسین کا ذکر کر کے خدا تعالےٰ فرماتا ہے فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ کہ ان مقدسین کے بعد نالائق اولادیں ان کی جانشین ہوئیں جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور اپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ کر کام شروع کئے۔ پس یہ لوگ عنقریب اپنی سزا کو پائیں گے۔ اور جہنم میں پڑیں گے۔ پس اولاد کی اصلاح اور تربیت نہایت ضروری ہے اور اس سے غفلت برتنا ہلاکت اور تباہی کے مترادف ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ نَبْتَلِیْهِ بِذُرِّیَّةٍ فَاسِقَةٍ مُلْحِدَةٍ یَمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا وَ لَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۱۲ حاشیہ)

یعنی جو شخص قرآن سے اعراض کرے گا ہم اس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کریں گے۔ جن کی ملحدانہ زندگی ہو گی وہ دنیا پر گریں گے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہو گا۔ یعنی ایسی اولاد کا انجام برا ہو گا اور تجربہ اور تقویٰ نصیب نہ ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا الہام احباب جماعت کے لئے تازیانہ ہے کہ وہ تربیت اولاد سے غافل نہ ہوں۔ ورنہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو گا۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

نکاح اور رخصتانہ کا درمیانی عرصہ

بعض جماعتوں سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ ہماری جماعت میں یہ بات رائج ہو گئی ہے کہ نکاح ہو جاتا ہے مگر رخصتانہ کئی کئی سال تک نہیں ہوتا۔ اور لڑکا اس دوران میں اپنے سسرال میں آنا جانا شروع کر دیتا ہے۔ اس قدر پہلے نکاح کی رسم کو ختم کرنے کے متعلق کوئی ٹھوس قدم اٹھانا چاہیئے۔ جس وقت نکاح ہو۔ رخصتانہ ساتھ ہی ہو جانا چاہیئے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کے نزدیک یہ درست ہے کہ بعض اوقات نکاح اور رخصتانہ میں کئی ماہ بلکہ کئی سال کا فاصلہ ہو جاتا ہے اور اس میں مجبوری کی صورت میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نکاحوں اور رخصتانہ میں کافی فاصلہ تھا اور کئی سال کا تھا تو مجبوری کے ماتحت نکاح اور رخصتانہ کے فاصلہ میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ رخصتانہ سے قبل لڑکے کا سسرال کے گھر میں اس طرح آنا جانا کہ ہمسایوں میں چہ میگوئیاں ہوں ضرور معیوب ہے ایسے حالات میں بدظنی کا راستہ کھلتا ہے۔ اس لئے اس طریق سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

دَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ

کہ مومن اس طریق کو چھوڑ دے جو شک میں ڈالے اور اس طریق کو اختیار کرے جو شک میں نہ ڈالے جماعتوں کے افراد اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے بدگمانی اور شکوک و شبہات پیدا کرنے والے طریق کے دروازہ کو بند کریں اور نگران رکھیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر نور دین صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ریاض احمد باجوہ آف تاسی ایبٹ آباد انگ)

اسلام کے معمار اپنے فرائض کو عمدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں

"...... جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

تحریک جدید کے مجاہدین حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد مبارک پر عمل فرما کر سرخروئی حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید کوئی معمولی تحریک نہیں ہے

"بظاہر شائد بعض دوستوں کو یہ تحریک معمولی معلوم ہوتی ہو گی کیونکہ اس کے مطالبات منکسرانہ ہیں یعنی واقفین کے لئے تعلیمی معیار بھی معمولی ہے اور کم از کم چندہ بھی نہایت تھوڑا ہے۔ اگرچہ یہ امر بجائے خود اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ تحریک زیادہ ہر دلعزیز ہونی چاہیئے اور جلد از جلد پھیلنی چاہیئے تاہم یہ ہرگز معمولی تحریک نہیں ہے اور اس لئے احباب کی زیادہ سے زیادہ توجہ کی مستحق ہے کیونکہ اس تحریک کے اغراض و مقاصد وسیع ترین ہیں۔ اس کے اغراض و مقاصد میں سے اولین یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کو گھر بہ گھر تمام دنیا میں پہنچایا جائے اور شخصی تقرب کے ذریعہ ہر شخص کے حالات کے مطابق اصلاح و ارشاد کے فیض کو عام کیا جائے یہاں تک کہ دنیا میں کوئی متنفس موجود نہ رہے جس کے کانوں تک اللہ تعالےٰ کی آواز نہ پہنچی ہو۔ یہ کام معمولی نہیں ہے۔" (الفضل ۳ اپریل ۶۱)

(ناظم مال وقف جدید)

فلاح پانے والوں کی ایک صفت

قرآن پاک میں فلاح پانے والے مومنوں کی جہاں دیگر صفات کا ذکر ہے وہاں یہ صفت بھی بیان ہوئی ہے۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ۔ یعنی وہ لوگ (جو مومن ہیں) زکوٰۃ بھی ادا کرنے والے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن ہے جسے نظر انداز کرنا گویا اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے صاحب نصاب احباب جن کو ابھی تک اس مسئلہ کا علم نہیں۔ انہیں اس سے آگاہ کیا جائے اور ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کو ان پر واضح کیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ "اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر کیپٹن سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ درویشان اور احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے"۔

۲۔ خاکسار کی والدہ کافی دنوں سے معدہ کی خرابی اور یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالرحمان انسپکٹر وقف جدید سندھ)

۳۔ خاکسار کی بھانجی ریحانہ پروین پشاور میں سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (سیف الحق مظفر ربوہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ سے جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بشارت احمد ٹیچر ٹی۔ آئی اسکول محمود آباد فارم سندھ)

۵۔ مستری حیات محمد صاحب صحابی چار سال سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

دعائے مغفرت

موضع بھو بھٹی تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ کی جماعت احمدیہ کے سابق پریذیڈنٹ چوہدری نور احمد صاحب مورخہ ۲۱ / ۳ / ۶۱ کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ (غلام حسین زعیم خدام الاحمدیہ بھو بھٹی)

پروگرام سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۶۱ء

پہلا دن جمعہ ——— ۲۰ اکتوبر

وقت	پروگرام
۰۰-۷ تا ۳۰-۱۰	مقامی بیرونی اطفال اپنی اپنی جگہوں کی صفائی کریں گے
۳۰-۱۰ تا ۰۰-۱۱	معائنہ محترم صدر صاحب
۰۰-۱۱ تا ۰۰-۲	کھانا و نماز جمعہ و عصر
۰۰-۲ تا ۳۰-۲	حاضری و چیکنگ
۳۰-۲ تا ۳۰-۳	خدام کے افتتاح کا پروگرام دکھایا جائے گا۔
۳۰-۳ تا ۴۵-۳	ضروری ہدایات برائے اجتماع۔
۴۵-۳ تا ۳۰-۴	مقابلہ پیغام رسانی و مشاہدہ معائنہ
۳۰-۴ تا ۰۰-۶	عام دینی معلومات کے مقابلے
۰۰-۶ تا ۳۰-۷	نماز مغرب و عشاء و کھانا
۳۰-۷ تا ۳۰-۸	تقریری مقابلے (صداقت حضرت مسیح موعود۔ وفات مسیح ناصری اور بچوں کے فرائض)
۳۰-۸ تا ۳۰-۹	علمی مقابلے (تلاوت قرآن کریم۔ اذان۔ خوش الحانی سے نظمیں۔ نماز۔ روزہ۔ دیگر شرعی مسائل۔ حفظ قرآن)
۳۰-۹	شب بخیر

نوٹ:۔ حفظ قرآن کریم کے مقابلہ پر مربی اپنے اپنے طور پر پہلے سے ہی پڑتال کر کے لائے کہ فلاں فلاں طفل نے فلاں فلاں سورتیں حفظ کی ہیں۔

دوسرا دن ہفتہ ——— ۲۱ اکتوبر

وقت	پروگرام
۳۰-۴ صبح	بیداری
۳۰-۴ تا ۴۵-۵	تہجد۔ نماز فجر۔ تلاوت قرآن مجید
۴۵-۵ تا ۵-۶	تقریر (اطفال کے فرائض)
۵-۶ تا ۳۰-۶	اجتماعی ورزش
۳۰-۶ تا ۰۰-۷	ناشتہ
۰۰-۷ تا ۰۰-۸	مقابلہ فٹ بال
۰۰-۸ تا ۰۰-۹	مقابلہ جھنڈا جنگ
۰۰-۹ تا ۰۰-۱۱	مقابلہ کبڈی
۰۰-۱۱ تا ۰۰-۱۲	مقابلہ دوڑیں۔ چھلانگیں وغیرہ
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۲	کھانا و نماز ظہر و عصر
۳۰-۲ تا ۳۰-۳	پرچہ ذہانت
۳۰-۳ تا ۰۰-۵	مقابلہ کبڈی، فٹ بال۔ جھنڈا جنگ
۰۰-۵ تا ۰۰-۶	تحریری مقابلے (ہمارے عقائد۔ صداقت اسلام (اطاعت والدین) (مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال کاغذ اور لکھنے کا سامان ساتھ لائیں)
۰۰-۶ تا ۳۰-۷	نماز مغرب و عشاء۔ کھانا وغیرہ
۳۰-۷ تا ۳۰-۸	تقریری مقابلے
۳۰-۸ تا ۳۰-۹	بیت بازی بلاک وار (بلاک لیڈر کو چاہیئے کہ ہر حلقہ سے دو دو طفل لے کر نام پیش کرے۔ بیت بازی صرف درثمین سے ہو گی)
۳۰-۹	شب بخیر

تیسرا دن اتوار ——— ۲۲ اکتوبر

وقت	پروگرام
۳۰-۴ صبح	بیداری
۳۰-۴ تا ۴۵-۵	تہجد۔ نماز فجر۔ تلاوت قرآن مجید
۴۵-۵ تا ۵-۶	تقریر (اطفال کے فرائض)
۵-۶ تا ۳۰-۶	اجتماعی ورزش
۳۰-۶ تا ۰۰-۷	ناشتہ
۰۰-۷ تا ۰۰-۸	محترم جناب صدر صاحب کا خطاب اطفال سے
۰۰-۸ تا ۱۵-۹	کبڈی فائنل
۱۵-۹ تا ۰۰-۱۰	فٹ بال فائنل
۰۰-۱۰ تا ۰۰-۱۲	تقسیم انعامات
۰۰-۱۲ تا ۰۰-۱	مربیان و ناظمین اطفال کی میٹنگ
۰۰-۱ تا ۰۰-۲	کھانا و نماز ظہر و عصر
۰۰-۲ تا ۰۰-۴	خدام کے پروگرام میں شرکت۔

اس کے بعد اطفال کو اپنے گھر جانے کی اجازت ہو گی۔

نوٹ:۔ پروگرام میں حسب حالات تبدیلی ہو سکے گی۔

(چوہدری منیر احمد بی اے بی ٹی۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بچی کی کامیابی پر ایک مخلص دوست کا قابل قدر نمونہ

مکرم جناب فیروز الدین خانصاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور (جن کی بچی عزیزہ رضیہ فیروز نے بی اے کا امتحان پاس کیا ہے) اپنی چٹھی مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جناب کی یاددہانی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مبلغ ترسٹھ روپے کی حقیر رقم دست بستہ ممالک بیرون میں مساجد کی تعمیر کے لئے . . . . . . ارسال خدمت ہے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم خانصاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کی بچی کی یہ کامیابی آئندہ روحانی و جسمانی کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ نیز ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

مشرقی جرمنی سے الگ صلح کی دھمکی واپس لینے کے لئے روس کی مشروط پیشکش

اگر مغربی ممالک نے جنگ شروع کی تو دنیا سے سرمایہ دارانہ نظام ختم ہو جائے گا

ماسکو ۱۷ر اکتوبر۔ روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے یہاں کہا کہ اگر مغربی ممالک جرمنی سے صلح پر آمادگی کا اظہار کریں تو میں سال رواں ختم ہونے سے قبل مشرقی جرمنی سے الگ معاہدہ صلح کی دھمکی واپس لینے کو تیار ہوں روسی لیڈر نے خبردار کیا کہ اگر مغربی ممالک نے جنگ شروع کی تو سامراجی نظام کا وجود ختم ہو جائے گا۔ آپ نے اپنے اس یقین کا اعادہ کیا کہ پر امن مقابلوں میں سوشلزم، سرمایہ داری پر مکمل فتح حاصل کر لے گا روسی وزیر اعظم کل ماسکو میں روسی کمیونسٹ پارٹی کی بائیسویں کانگریس سے خطاب کر رہے تھے۔

وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے کہا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ روسی کمیونسٹ پارٹی ۱۹۵۶ء کی کانگریس کے بعد جس پالیسی پر چلی آ رہی ہے وہ بالکل درست تھی پارٹی کی پالیسی یہ تھی کہ اس مرحلہ پر عالمی ترقی کی بنیاد پر امن بقائے باہمی پر ہے اور یہ کہ جنگ ناگزیر نہیں ہے آپ نے کہا کہ اب ارتقائے عالم میں سامراجیت کے بجائے سوشلزم ایک فیصلہ کن عنصر ہے وزیر اعظم خروشیف نے خبردار کیا کہ اگر سامراجیوں نے عقل و شعور کو خیرباد کہہ کر سوشلسٹ ممالک پر حملہ کرنے کی جرأت کی اور اس طرح دنیا کو جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا تو یہ احمقانہ اقدام ان کا آخری فعل ہو گا کیونکہ ان کے اس اقدام سے خود سامراجی نظام کمر سے ختم ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹوں کا ہمیشہ یہ نظریہ رہا ہے کہ انقلاب "برآمد" نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ساتھ ہی کسی ملک کو "جوابی انقلاب" برآمد کرنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ روسی وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ موجودہ حالات نے اس پورے عرصہ کے لئے پر امن بقائے باہمی کے مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ جس میں سماجی و سیاسی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے جو ان دونوں دنیا کو تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ پر امن مقابلہ میں سوشلزم۔ سرمایہ داری پر مکمل فتح پا لے گا!

• واشنگٹن ۱۸ر اکتوبر۔ صدر کینیڈی نے آج کینیڈا میں امریکی سفیر مسٹر مرچینٹ کو پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کے لئے مقرر کیا ہے۔

"والی بال میچ"

کل مورخہ ۱۷ر اکتوبر کو پچھلے پہر ربوہ کی والی بال اے ٹیم نے (جس میں دفاتر تحریک جدید جامعہ احمدیہ۔ کالج اور ہائی سکول کے کھلاڑی شامل تھے) فضل عمر سپورٹس کلب ربوہ کی والی بال ٹیم کے ساتھ ایک دوستانہ میچ کھیلا۔ کھیل کا معیار اچھا خاصہ رہا۔ کل دو گیمیں کھیلی جا سکیں۔ جن میں سے پہلی گیم ربوہ کی اے ٹیم اور دوسری فضل عمر کلب کے ہاتھ رہی۔ اور اس طرح میچ برابر رہا۔

(نامہ نگار)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے لئے ٹینڈر

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات بر موقعہ جلسہ سالانہ سنہ ۶۲-۱۹۶۱ء دئے جاویں گے خواہش مند احباب ٹنڈر دے کر ممنون فرماویں۔

نوٹ:۔ ٹنڈر ۱۱/۱۱/۶۱ تک لئے جاویں گے اور یہ ضروری نہ ہو گا کہ ٹھیکہ اسی کو دیا جاوے جس کے ریٹ کم ہوں۔ بلکہ جس کو افسر صاحب جلسہ سالانہ دینا چاہیں اسی کو دیا جاوے گا ٹنڈر افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام بھجوائیں۔

(۱) ٹھیکہ گوشت گائے
(۲) ٹھیکہ گوشت بکرہ
(۳) ٹھیکہ نانبائیاں
(۴) ٹھیکہ باورچیاں
(۵) ٹھیکہ آب رسانی
(۶) ٹھیکہ روشنی
(۷) ٹھیکہ صفائی

(ناظم سپلائی)

ہالینڈ کی واحد مسجد ہیگ کے مرکز میں

بقیہ صفحہ ۵

پراگندہ حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے اور خاندان میں آپ کی حیثیت "کالی بھیڑ" کی سی ہو جاتی ہے۔ میرے والد مجھے ایک پادری کے پاس لے گئے کہ میں اس سے گفتگو کروں۔ میں نے ایسا ہی کیا مگر یہ امر میری نظر انتخاب کو نہ بدل سکا"

ماہنامہ "الاسلام" عربی جو احمدیہ مسلم مشن ہیگ سے شائع ہوتا ہے اس میں ایک سابق رومن کیتھولک نوجوان کا مضمون اسلامی تعلیم کے اس پہلو پر نمایاں طور پر روشنی ڈالتا ہے کہ "ہم مسلمان ہیں۔ لفظ مسلم کے حقیقی معنوں میں۔ ہم نے اس چیز کو حاصل کر لیا ہے جسے قرآن پاک ہماری زندگی کا مقصد قرار دیتا ہے۔"

ہر شخص مشنری ہے

مسٹر حافظ اور ان کے اسسٹنٹ ہمارے ملک میں اتنا کام نہ کر سکتے اگر ان کو دوسرے مسلمانوں کا تعاون حاصل نہ ہوتا لیکن یہ امر واضح ہے کہ یہاں کے مسلمانوں (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کے پر جوش اور سرگرم پیرو ہیں۔ مسٹر حافظ کہتے ہیں "ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے تئیں ایک مشنری سمجھے" اور وہ چیز جو ان کے اور عیسائیت کے درمیان ایک بندھن کا رنگ رکھتی ہے یہ ہے کہ دونوں مذاہب لامذہب کمیونزم کو ناپسند کرتے ہیں۔

مسٹر حافظ کہتے ہیں "مشنری سرگرمیوں کے طفیل ہماری جماعت میں شامل ہونے والوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے" "قدیم اسلامی اخوت جو حضرت محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں پائی جاتی تھی اب دوبارہ زندہ ہو رہی ہے" "اس مہینے میں ہم سب مسلمان پھر رسول خدا حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی یاد کو تازہ کریں گے" آپ کے یوم پیدائش کی تقریب ۲۳ر اگست ۱۹۶۱ء کو اسی مسجد میں منائی جا رہی ہے اس مسجد کی چھتوں پر مسٹر حافظ چند مینارے بنوانا چاہتے ہیں۔ یہ کام غالباً مستقبل قریب میں ہی ہو جائے گا۔ تب یہ اسلامی عبادت گاہ بڑی آسانی سے پہچانی جا سکے گی۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں اسی طرح میرے ماموں محمد عبد اللہ صاحب بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دونوں کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت یاب کرے۔ آمین +

نور الحق (ایم۔ این سنڈیکیٹ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴